ناظر بیت المال (آمد) قادیان

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT R.N. NO. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP—3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۸　　شمارہ ۳

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN.143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۵ صلح (جنوری) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۲ جنوری ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ حضور نے ۱۲ جنوری کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں تشریف لا کر نمازِ جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۵ صلح (جنوری) - محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال سفرِ ربوہ پر ہیں - آج ہی ربوہ سے قادیان تشریف لانے والوں کے ذریعہ یہ اطلاع موصول ہوئی کہ مورخہ ۱۱ جنوری کو صاحبزادی امۃ الکریم صاحبہ کوکب کی تقریبِ رخصتانہ بخیر و خوبی عمل میں آئی - اس سلسلہ میں مورخہ ۱۱ جنوری کو بعد نمازِ ظہر مسجد مبارک میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی نے تمام درویشانِ کرام کے ساتھ اجتماعی دعا فرمائی - اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے - اور آپ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین ؁

۱۸ صفر ۱۳۹۹ ہجری　　۱۸ صلح ۱۳۵۸ ہش　　۱۸ جنوری ۱۹۷۹ء

چودھویں صدی - اور - امام مہدیؑ کا ظہور

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

کلامِ منظوم از حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیحِ موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح !
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِيْحُ جَاءَ الْمَسِيْحُ
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجامِ کار

یاد وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ سب ارکانِ دیں
مہدیٔ معہودِ حق اب جلد ہوگا آشکار

کون تھا جس کی تمنا یہ نہ تھی اک جوش سے
کون تھا جس کو نہ تھا اُس آنے والے سے پیار

پھر وہ دن جب آ گئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اوّل ہو گئے منکر یہی دیں کے منار

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمرِ دنیا سے بھی ہے اب آ گیا ہفتم ہزار

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

(منقول از براہینِ احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؁

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸ صلح ۱۳۵۸ ہش

چودھویں صدی ہجری کا اختتام
اور
جماعتِ احمدیہ کے لئے حمد اور شکر کا پروگرام

چودھویں صدی ہجری، جس کے اختتام میں اب مزید صرف ایک سال باقی رہ گیا ہے نہایت اہم صدی ہے۔ یہ صدی زمانہ ہجرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی چودہ صدیوں میں ایسا رنگ رکھتی ہے جیسے چودھویں رات کا ماہ کامل اور بدرِ تمام دوسری راتوں کے چاند میں ایک منفرد اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے —— یہ صدی برائیوں اور بد اعمالیوں کے باعث سلخ کی رات کے مشابہ تو تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی رحمت کے نزول کے نتیجہ میں "لیلۃ القدر" بن گئی۔ دُنیا کی آنکھ نے اِس صدی میں محیر العقول تغیرات اور انقلابات کا مشاہدہ کیا۔ خدا تعالیٰ کی رحمتوں، قدرتوں اور اس کے پیار اور اس کے جلال کے عظیم جلوے دیکھے۔ اِس عظیم الشان صدی کے دَوران رُونما ہونے والے تمام انقلابات کی نسبت قرآن کریم اور احادیث میں۔ تورات و انجیل میں اور دیگر تمام مذاہب کی کتبِ مقدسہ میں کسی نہ کسی رنگ میں پیشگوئیاں موجود ہیں —!

یہ وہ صدی ہے جس میں قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق پہاڑوں کو کاٹا جانا دریاؤں کو پھاڑا جانا تھا۔ اُونٹوں کی جگہ تیز رفتار سواریاں نکل آنی تھیں۔ کے خزانے نکالے جانے تھے۔ آسمان کی کھال اُتاری جانی تھی۔ نشر و اشاعت شعبہ نے حیرت انگیز طور پر ترقی کر جانا تھا۔ دجّال اور یاجوج و ماجوج کو کھولا جانا تھا۔ اور انہوں نے اپنے مادّی سامانوں کے ذریعہ ساری دُنیا پر چھا جانا تھا۔ حقیقی علم کی جگہ خشک فلسفے نے لے لینی تھی۔ علوم جدیدہ اور سائنسی اکتشافات نے دُنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دینا تھا۔ صلیبی فتنہ کا غلبہ ہو جانا تھا۔ اور مخلوق پرستی اور مادہ پرستی کی انتہا ہو جانا تھا —!!

لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ وُہ صدی ہے جو ازل سے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے مقدر تھی۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے زبردست نشان ظاہر ہونے تھے۔ جس میں مخبرِ صادق حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی بشارات پُوری ہونی تھیں۔ جس میں تمام مقدس صحیفوں میں بیان کی گئی پیشگوئیوں کے مطابق موعودِ اقوام نے مبعوث ہونا تھا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق مسیح موعود و مہدیٔ معہود نے ظاہر ہونا تھا۔ جس میں اہلِ ہنود کی کُتبِ مقدسہ کی پیشگوئیوں کے مطابق کرشن رودر گوپال نے اوتار لینا تھا۔ جس میں تورات و انجیل کی بشارات کے مطابق مسیح ثانی نے ظاہر ہونا تھا۔ جس میں سکھوں کی مذہبی کُتب کی روشنی میں پرگنہ بٹالہ کے گورو نے ظاہر ہونا تھا —!

ہاں! یہ وہ صدی ہے جس کے ابتداء ہی میں جملہ اہلِ مذاہب کی نظریں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ اِس انتظار میں کہ کوئی مردِ کامل آئے اور گم گشتہ راہ مخلوق کو صراطِ مستقیم پر گامزن کرے۔ چنانچہ

● — حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحؒ نے صدی کے شروع ہی میں یہ مُژدہ سُنا دیا تھا کہ

اِنَّ المھدی قد تھیّأ للخروج کہ بیشک مہدی ظاہر ہونے کو تیار ہے۔

● — نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالوی نے لکھا تھا:—

"جان لینا چاہیئے کہ چودھویں صدی کے سر پر ان کا (یعنی مہدی کا) ظہور ہوگا۔"
(حجج الکرامہ ص ۳۹۵)

● — حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے تحفہ اثناعشریہ میں لکھا تھا کہ:—

"تیرہ سو ہجری کے بعد مہدی کا انتظار کرنا چاہیئے۔"

● — جناب خواجہ حسن نظامی نے لکھا تھا:—

"کیا عجب کہ یہ وہی وقت ہو اور ۱۳۳۰ھ میں سنوسی کی خبر کے مطابق حضرت امام صاحب کا ظہور ہو جائے۔ اور اگر وہ وقت ابھی نہیں آیا تو ۱۳۴۰ھ تک تو ظہور بالکل یقینی ہے۔" (کتابچہ سنوسی اور ظہور مہدی آخر الزمان ص آخر)

● — رسالہ "بُرہان" ترجمان اہلِ تشیّع نے شعبان ۱۳۳۱ھ میں لکھا تھا کہ:—

"....طبیعتِ زمانہ مقتضی ہے کہ قدرت جلد اپنا کرشمہ دکھائے اور فراعنہ زمانہ کی گردن توڑنے کے لئے موسیٰ دوران و مہدی آخر الزمان کو ظاہر کرے۔"

● — اخبار تیج دہلی نے ۱۹۳۰ء میں لکھا تھا:—

"..... اگر بھگوت گیتا میں بھگوان کا وعدہ سچا ہے تو اوتار کی سب سے زیادہ ضرورت آج کل ہے۔ اِس لئے بھگوان کرشن آؤ! جنم لو! دُنیا سے ناپاکی دُور کرو۔" (تیج دہلی ۱۸ اگست ۱۹۳۰ء)

● — ایک ہندو وِدوان نے ۱۹۴۱ء میں لکھا تھا:—

"سنسار کی ساری دھرم پُستکوں میں لکھا ہے کہ اب ایک ایسی ستا کا پرادر بھاد ہونے والا ہے کہ اس کے آنے سے سارے کشٹ دُور ہو جائیں گے۔ ہندو کہتے ہیں کہ پورن برہم نہکلنگ اوتار دھارن کریں گے۔ مسلمانوں کا وشواس ہے کہ امام مہدی کا پرادربھاو ہوگا۔ سکھوں کا وشواس ہے کہ کلکی اوتار ہوگا۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ایشور سے ایک ہو کر پدھاریں گے۔ پرنتو اَب یہ جاننا شیش ہے کہ یہ ساری ستائیں پرتھک پرتھک ہوں گی یا ایک ہی۔ اس کا اُتر یہ ہے کہ نہیں، ایک ہی ہو گی۔"

(ترجمہ از رسالہ ست یگ الٰہ آباد ستمبر ۱۹۴۱ء)

موعود اقوام عالم کے ظہور کے متعلق کتبِ مقدسہ کی پیشگوئیاں۔ اس کے زمانہ بعثت کی واضح علامات اور خود زمانہ کی ضرورت اور لوگوں کی اُمیدیں یہ سب ظاہر کرتی ہیں کہ وہ مسیح موعود، اور مہدی معہود وہ کرشن ثانی اور پرگنہ بٹالہ کا گورو اِسی چودھویں صدی کے ابتداء میں ظاہر ہو جانا تھا —!!

ہم احمدی بفضلہ تعالیٰ یہ خوشخبری سُنانے میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ وہ موعودِ اقوامِ عالم اپنے وقت پر ظاہر ہو گیا۔ اگر آپ کے نزدیک ابھی وہ موعود ظاہر نہیں ہُوا تو ٹھنڈے دل سے سوچنے کا مقام ہے کہ اس کے زمانۂ بعثت کی تمام تر علامات کیونکر پُوری ہو گئیں؟ آپ کی زبانوں پر بے اختیار و بالاتفاق یہ کیوں جاری ہو گیا کہ چودھویں صدی کے دَوران بہرحال وُہ موعود دُنیا میں ظاہر ہو جائے گا —— پس حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق عین ضرورت کے وقت، جس کی زمانہ نے گواہی دی۔ جس کی ہمارے بزرگوں کے دلوں اور زبانوں نے گواہی دی۔ مہدیٔ آخر الزّمان کو مبعوث فرمایا۔ وہ مہدیٔ آخر الزّمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں، علیہ الصلوٰۃ والسّلام (ولادت ۱۸۳۵ء — وفات ۱۹۰۸ء)

پھر قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں اور دیگر آسمانی صحیفوں کی پیش خبریوں کے مطابق اس مہدیٔ معہود کی صداقت میں ماہِ رمضان میں معیّنہ تاریخوں میں سُورج اور چاند کو گرہن لگا۔ جگہ جگہ مَری اور کالی پڑے —— خوفناک زلزلے آئے۔ اور تباہ کرنے والے سیلاب آئے۔ بربادی افگن طاعون ظاہر ہوئی۔ اور خونریز جنگیں ہُوئیں۔ نیز ان قہری نشانوں کے ساتھ ساتھ ہزارہا تبشیری نشان بھی ظاہر ہوئے۔ اور اب تک ہو رہے ہیں۔

پس مبارک ہیں وُہ لوگ جنہوں نے مہدیٔ آخر الزّمان کو پہچانا اور اس کے نتیجہ میں اِس صدی کے دَوران خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کے وارث بنے۔ اور اُس کے پیار کے بے شمار جلوے دیکھے اور دیکھ رہے ہیں ——!

اور اب جبکہ یہ مبارک صدی ختم ہونے جا رہی ہے اور پھر پندرھویں صدی یعنی غلبۂ اسلام کی مبارک صدی شروع ہونے والی ہے۔ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتِ احمدیہ کے افراد کے لئے خدا تعالیٰ کی حمد اور شُکر کا ایک خصوصی پروگرام تجویز فرمایا ہے جو ۱۳۹۹ ہجری کے آخری تین مہینوں پر مشتمل ہوگا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۸ء کے موقعہ پر ۲۷ دسمبر کو جو بصیرت افروز خطاب فرمایا اس میں احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:—

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

لنڈن میں مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے موضوع پر ہماری کانفرنس خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی

اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے کہ ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ ہماری آواز کروڑوں انسانوں تک پہنچ چکی ہے

ہماری اس سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے نتیجہ میں عیسائی چرچ کو خود اپنی کمزوری کا اعلان کرنا پڑا ہے

ساری دنیا کی ہدایت کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے اس کو پورا کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرو

ہمیں بہر حال قدم آگے بڑھانا ہے اس لئے دعائیں کرو کہ ساری جماعت کو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳ اخاء ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اپنی خلافت کے زمانہ میں سب سے لمبے عرصہ تک غیر حاضر رہنے کے بعد آج میں پھر آپ میں کھڑا ہوں اور خطبہ دے رہا ہوں اور بہت خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی فضل کیا اور اللہ تعالیٰ یہاں بھی بڑے فضل کرتا ہے۔

یہ عرصہ جو وہاں گزرا اس کا قریباً

آخری ایک ماہ بیماری کا حصہ تھا

پہلے میں مختصراً اس کا ذکر کر دیتا ہوں۔ میرے دانتوں میں پچھلے سال سے یہ تکلیف شروع ہو گئی تھی کہ اوپر سے دانت ٹوٹ جاتا تھا۔ اور اس کی جڑ مسوڑھے کے اندر رہ جاتی تھی۔ اوپر کے جبڑے میں پہلے ایک دانت ٹوٹا پھر دوسرا ٹوٹا پھر تیسرا پھر چوتھا پھر پانچواں۔ غرض پانچ دانت ایسے تھے جن کی جڑیں اندر پھنسی ہوئی تھیں اور اوپر سے دانت ٹوٹ گئے تھے۔ ڈاکٹروں نے یہ کیا کہ پہلے IMPRESSION (امپریشن) وغیرہ لے کر ایک عارضی DEN-TURE (ڈینچر) سا بنایا اور پھر ایک وقت میں سارے جبڑے میں بیس تیس ٹیکے لگا کر سارے دانت نکال دیئے۔ جو دو دانت نہیں ٹوٹے ہوئے تھے وہ بھی نکال دئیے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے آئندہ کی تکلیف سے بچا لیا۔ لیکن اس وقت کچھ تکلیف ہوئی۔ نکالتے وقت تو زیادہ تکلیف نہیں ہوئی۔ اور اگر تکلیف یا درد ہو بھی تو یہ کوئی ایسی نئی چیز نہیں ہے ہمیں اس کی برداشت ہے لیکن اس کے بعد ساری رات خون آتا رہا۔ رات کے دس اور گیارہ بجے کے درمیان انہوں نے میرے دانت نکالے تھے پھر اس کے بعد

مسوڑھوں میں ورم اور زخم کی تکلیف

ہو گئی۔ جو عارضی DENTURE (ڈینچر) بنا تھا وہ ٹیکنیشن نے صحیح نہیں بنایا تھا۔ اس لئے کبھی دائیں طرف زخم ہو جاتا تھا کبھی بائیں طرف زخم ہو جاتا تھا۔ سارا دن یہ کیفیت رہی۔ شروع میں دو دن تو میں کسی قسم کا کھانا نہیں کھا سکا۔ چائے یا دودھ کی ایک پیالی پیتا رہا۔ پھر ہم نے سوچا کہ زیادہ لمبا عرصہ تو آدمی بھوکا نہیں رہ سکتا۔ اس لئے کوئی اس قسم کا طبی پرہیزی شوربہ ہونا چاہیئے جس میں پروٹینز بھی شامل ہوں لیکن وہ شوربہ کیونکہ میں کچھ چبا نہیں سکتا تھا۔ اس حد تک کہ اگر پکے ہوئے چاول بھی دانتوں کے نیچے آجاتے تو ان سے بھی مجھے درد ہوتی تھی اور وہ بھی میں نہیں چبا سکتا تھا۔ اس کے بعد میرے وہاں سے روانہ ہونے سے پانچ چھ دن پہلے پیر والے دن ۲ تاریخ کو انہوں نے میرے منہ میں دوسرا مستقل ڈینچر لگایا (یہاں کی تو ہر چیز ہی عارضی ہے لیکن اس کو مستقل کہہ دیتے ہیں) چھ مہینے تک یہ ڈینچر رہے گا اس کے بعد پھر بدلنا پڑے گا۔ منہ کو اس کی عادت پڑنے اور اس کو منہ کی عادت پڑنے میں ابھی کچھ وقت لگے گا۔ وہاں پر تین چار دفعہ جہاں جہاں خرابی تھی اور جس جس جگہ سے دباؤ ڈال رہا تھا اس جگہ سے اس کو ٹھیک کروایا تھا۔ چنانچہ اب قریباً ٹھیک ہو گیا ہے لیکن ابھی یہ احساس باقی ہے کہ منہ میں ایک غیر چیز پڑی ہوئی ہے۔ امید ہے کہ پانچ دس دن کے بعد انشاء اللہ وہ بھی دور ہو جائے گا۔

بہر حال

تکلیف آئی اور خدا کے فضل سے گذر گئی

اور اللہ تعالیٰ نے رحم کیا کہ کوئی اور الجھن پیدا نہیں ہوئی اور نیا ڈینچر لے کر میں آپ کے پاس یہاں پہنچ گیا ہوں اور آج خطبہ دے رہا ہوں۔ تاہم یہ تو معمولی چیز تھی۔ دعا کریں، میں بھی آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صحت والی اور کام کرنے والی زندگی عطا کرے۔

میرے اس

دورے کے دو حصے

ہیں۔ ایک کا تعلق تو اس کانفرنس کے ساتھ ہے جو وہاں ہوئی اور جس کا عنوان تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچا لئے گئے تھے اور دوسرا حصہ وہ ہے جو میں نے بعد میں یورپ کا دورہ کیا اور اسلام کی تعلیم ان لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی۔ یہ جو کانفرنس ہوئی اس میں یہ انتظام بھی کیا گیا تھا کہ بولنے والی 16 MM MOVIE لی جائے بعد میں اسے SUPER 8 MM بنایا جو یہاں بھی دکھائی جا سکتی ہے۔ وہ تیار ہو گئی ہے اور یہاں پہنچ جائے گی۔ وہاں تو میں نے دیکھی ہے اچھی خاصی ہے آپ بھی اسے دیکھ لیں گے۔

۲-۳-۴ جون کو یہ کانفرنس تھی اور اس سے پہلے انگلستان کے اخبارات

نے بھی اور یورپ کے بعض اخبارات نے بھی بہت کچھ لکھا۔ پھر جلسہ سالانہ کے موقع پر جو صحافی یہاں آئے ہوئے تھے انہوں نے ڈیلی ٹیلیگراف میں پانچ چھ سطر کا ایک نوٹ دیا اور یہ اخبار دس لاکھ سے بھی زیادہ تعداد میں چھپتا ہے مجھے صحیح یاد نہیں ممکن ہے کہ پندرہ یا بیس لاکھ چھپتا ہو لیکن بہرحال دس لاکھ سے زیادہ چھپتا ہے۔ جیسا کہ اُن کی عادت ہے انہوں نے اس میں کچھ اپنی بھی چلائی لیکن ہماری بھی بہت سی باتیں وہ لکھ گئے ہیں۔ غرض اس رنگ کا پراپیگنڈہ اور اشاعت وہاں ہوئی کہ انگلستان کے

چرچ کو کچھ پریشانی سی لاحق ہوگئی

چنانچہ انہوں نے کانفرنس سے قریباً دس دن پہلے اپنی طرف سے ایک RELEASE (ریلیز) ایک خبر اخبارات کو بھجوائی اور اس کے نیچے یہ نوٹ دیا کہ اسے فلاں تاریخ سے پہلے شائع نہ کیا جائے۔ غالباً ۳۰ مئی یا یکم جون کی تاریخ تھی اور وہ ریلیز ہمارے مشن کو بھی بھجوادی۔ میں نے اس کا جواب تیار کیا۔ کانفرنس میں میں نے بھی ایک چھوٹا سا مضمون پڑھا تھا۔ اپنے مضمون کے بعد میں نے ان کی ریلیز پڑھ کر سنوائی اور پھر اس کا جواب خود میں نے پڑھ کر سنایا۔ ایک تو اُن کا خط تھا اور اس کے نیچے ان کی ریلیز تھی۔ وہ دو علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر تھے اور یہی دستور ہے۔ خط میں لکھا تھا کہ ہم OPEN DIALOGUE کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی کھلی بات چیت ہو۔ ہر ایک کو پتہ ہو کہ کیا تبادلۂ خیال ہوا ہے۔ اور اسی خط کے اندر کے حصے میں تھا کہ UNPUBLICISED DIALOGUE ہونی چاہیئے یعنی ایسا تبادلۂ خیال جس کی اشاعت نہ ہو۔ UNPUBLICISED اور OPEN تو دو ایسے ہی متضاد چیزیں ہوگئیں۔ میں نے اپنے جواب میں کہا تھا کہ یہ تو ساری دنیا سے تعلق رکھنے والا معاملہ ہے اس کی اشاعت ہونی چاہیئے اور صرف انگلستان میں ہی کیوں۔ میں نے دنیا کے مختلف حصوں کے نام لے کر کہا کہ ہم

ہر جگہ تبادلۂ خیالات کرنے کو تیار

اور صرف انگلستان کی کونسل آف چرچز سے ہی کیوں ہم کیتھولکس سے بھی تبادلۂ خیال کرنے کو تیار ہیں۔ دنیا کو پتہ لگنا چاہیئے کہ وہ عقائد جو غلط طور پر حضرت مسیح علیہ السّلام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے اور وہ واقعات جو حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے۔ میں نے اس کا وہاں اعلان کیا اور یہ اخباروں میں بھی آگیا اور پھر انہی صاحب کو جن کے دستخط سے کونسل آف چرچز کی طرف سے دعوت نامہ ملا تھا وہاں کے مشنری انچارج عزیز بشیر رفیق صاحب کی طرف خط گیا کہ ہمارے امام نے آپ کا

دعوت نامہ قبول کر لیا ہے

اور وہ اس قسم کی بحث یا تبادلۂ خیال کا انتظام کریں گے۔ لیکن بڑا لمبا عرصہ گذر گیا اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ کانفرنس کے آخری دن ۴ جون کو میں نے یہ اعلان کیا تھا۔ پھر اُن کو ایک یاد دہانی کروائی گئی اور اس یاد دہانی کا جواب دس پندرہ دن کے بعد ایک اور دستخط سے آیا۔ کہ اُن صاحب نے جن کے دستخط سے دعوت نامہ آیا تھا مجھے یہ کہا ہے کہ میں ان کی طرف سے آپ کو یہ جواب لکھ دوں کہ چونکہ اُنہیں اسلام کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں اس لئے آپ نے جو پوائنٹس یا نکات اُٹھائے ہیں اُن کے متعلق معلومات رکھتے ہیں اُس وقت تک وہ جواب نہیں دے سکتے۔ ان سے مشورہ کرنے کے بعد آپ کو جواب دیں گے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے

ساری دُنیا میں جماعت پھیلی ہوئی ہے

ساری دنیا میں ہمارے جو مبلغ ہیں اُنہیں میں نے لکھا کہ چونکہ دعوت کے جواب میں میں نے کیتھولکس کو بھی شامل کیا ہے اس لئے آپ بڑے پیار کے ساتھ اُنہیں تبادلۂ خیال کے لئے بلائیں۔ اپنے جواب میں بھی میں نے لکھا تھا کہ پیار کے ساتھ اور امن قائم رکھتے ہوئے اس قسم کے تبادلۂ خیالات ہونے

چاہئیں۔ چنانچہ کیتھولک بشپس کو بھی دنیا کے مختلف حصوں میں لکھا گیا اور ان کا ردّ عمل یہ تھا کہ اکثر نے جواب ہی نہیں دیا۔ جنہوں نے جواب دیا ان میں سے ایک کیتھولک بشپ جاپان کے ہیں، ایک برلن کے کیتھولک بشپ ہیں اور بعض اور ہیں جن کے علاقوں کے نام مجھے یاد نہیں۔ انہوں نے صاف طور پر لکھ دیا کہ مسیح کی خدائی ہمارا پختہ عقیدہ ہے اس لئے اس معاملہ پر ہم آپ سے کسی قسم کی بات کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔

عقل ہمیں یہ کہتی ہے کہ تبادلۂ خیال کرنے کی ضرورت اسی وقت پڑتی ہے جب دو گروہوں کے پختہ عقائد میں تضاد پایا جائے یا اختلاف پایا جائے۔ اگر ساری دنیا ایک عقیدے پر متفق ہو جائے تو تبادلۂ خیال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اپنے جواب میں بھی میں نے یہی کہا تھا کہ تمہارا پختہ عقیدہ یہ ہے کہ تین خدا ہیں اور مسیح ان میں سے ایک ہے۔ اور

ہمارا عقیدہ

یہ ہے کہ خدا کی وحدانیت اسی عالمین کی بنیاد ہے۔ اب یہ دو متضاد عقائد ہیں۔ پس ہمارا مذہبی اختلاف ہوگیا۔ ہمیں پیار کے ساتھ بیٹھ کر ایک دوسرے کو دلائل دے کر سمجھانا چاہیئے لیکن اس کا جواب یہ دیا کہ چونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے اس لئے ہم بحث نہیں کرتے۔ بہرحال انہوں نے اس طرح چھٹکارا حاصل کر لیا اور میرا یہ خیال نہیں کہ کونسل آف چرچز بھی اس بات پر آمادہ ہو۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اس وقت کی دنیا میں تھوڑے سے بہت

عقل کے تقاضے

بھی مانے جانے لگ گئے ہیں۔ یعنی دنیا کہتی ہے کہ ہمیں عقل کے کچھ نہ کچھ تقاضے تو پورے کرنے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات کھول کر بیان کی ہے وہ یہ کہ بعض باتیں بالائے عقل ہوتی ہیں اور ہم انہیں مانتے ہیں۔ مثلاً خدا تعالےٰ کی صفات کا اور ان صفات کے جلوؤں کا احاطہ کر لینا عقل کی طاقت میں نہیں ہے۔ بلکہ یہ بات بالائے عقل ہے اور بعض باتیں خلاف عقل ہوتی ہیں۔ عقل کہتی ہے کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ پس یہ دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ یہ تین الگ الگ بھی ہیں اور ایک بھی ہے یہ خلاف عقل ہے۔ بالائے عقل نہیں ہے۔ میں جب کہتا ہوں کہ وہ تبادلۂ خیال نہیں کریں گے تو یہ اس لئے کہتا ہوں کہ

آج کی دُنیا میں

عقل نے یہ منوا لیا ہے کہ کچھ نہ کچھ تو میری بھی مانو اور اگر وہ عقل کی مانیں تو انہیں اپنے عقائد چھوڑنے پڑتے ہیں اور ان لوگوں کو اپنی کمزوری کا بے حد احساس پیدا ہو چکا ہے۔

اب میں وقت اور مکان ہر دو کے لحاظ سے تھوڑی سی چھلانگ لگا کر آپ کو سٹاک ہالم (جو سویڈن کا دارالحکومت ہے) لے جاؤں گا۔ ۴ جون کو تبادلۂ خیال والی بات شروع ہوئی تھی اور یہ جولائی کے آخر کی بات ہے کہ میں سٹاک ہالم میں تھا تو وہاں پریس کانفرنس میں ایک پادری صاحب بھی تشریف لے آئے ہمیں یہ پوچھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی کہ کسی عیسائی اخبار سے ان کا تعلق تھا یا نہیں تھا۔ وہ آئے تھے، آئیں تشریف رکھیں، باتیں ہوں گی۔

میری یہ عادت ہے

کہ میں پریس کانفرنس میں سوائے اسلام کی باتوں کے اور کوئی بات نہیں کرتا۔ سیاست کی بات میں اس لئے نہیں کرتا کہ نہ میں سیاسی آدمی ہوں اور نہ جماعت احمدیہ کو سیاست سے کوئی غرض ہے۔ اور وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کوئی سیاسی بات شروع ہو جائے تاکہ اگر اخبار میں کچھ دینا چاہیں تو جو سیاسی باتیں ہوں ان کا ذکر کر دیں اور اسلام کے متعلق کچھ بھی نہ لکھیں۔ اور میں نہیں چاہتا کہ ان کو ایسا کرنے دیا جائے۔ جب میں صرف اسلام کی بات کروں گا تو یا تو وہ کچھ بھی نہیں لکھیں گے اور اگر لکھیں گے تو اسلام کے متعلق ہی لکھیں گے۔ میں نے باتیں شروع کر دیں۔ جسطرح تعلیم دینے کے لئے

ہمارا جامعہ احمدیہ

ہے۔ اسی طرح ان کی اپنی یونیورسٹیاں ہیں جہاں وہ پادریوں کو مذہبی تعلیم دیتے ہیں وہ پادری صاحب کہنے لگے کہ میں وہاں کا گریجویٹ ہوں اتنی بہت تعلیم یافتہ پادری ہیں۔ مجھ خود ہی پوچھنے لگے کہ آپ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں فوت ہوئے صلیب سے زندہ اتارے گئے آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے میں نے بتایا ہے اگر میں سوائے اسلام کے اور کوئی بات ہی نہیں کرتا۔ انہوں نے خود ہی بات چھیڑ دی تھی میں نے انہیں کہا کہ مجھ سے دلائل مت پوچھو

حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری

تمہیں پہلے ہی کافی دلائل دے چکے ہیں۔ میں نے کہا کہ حواریوں کا یہ بیان ہے کہ صلیب پر چڑھا۔ جانے کے کئی دن کے بعد حضرت مسیح پیدل ان کے ہمسفر ہوئے کئی میل کا سفر کیا۔ تکلیف سے گئے اور تھکاوٹ کے آثار دیکھ کر حواریوں نے کہا آگے رات میں ملاقات ہمارے ساتھ گذاریں اور آرام کریں اس سفر میں وہ سخت بھوک سے تنگ تھے ان پر گئے کہ ان کے کھانے کو کچھ ہو اور انجیل کہتی ہے کہ حواریوں نے مچھلی اور شہد ان کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے وہ کھایا۔ غرض پیدل چلنے سے تھک گئے، بھوک لگی، کھانا کھایا، رات وہاں سوئے کیا وہ خدا تھے؟ اور یہ صلیب پر چڑھائے جانے کے

کئی روز بعد کا واقعہ

ہے اور یہ انجیل میں لکھا ہے اور حواریوں نے اسے بیان کیا ہے تو اس کے جواب میں مجھے کہنے لگا کہ ادھر آپ تو بات ہی نہیں سمجھے۔ بات یہ تھی کہ وہ اپنی مرضی سے کبھی روح بن جاتے تھے اور کبھی مادی جسم میں حلول کر جاتے تھے میں نے کہا کہ یہ کوئی THEATRICAL PERFORMANCE یعنی کوئی تماشہ تو نہ تھا۔ میں نے کہا کہ اگر تماشہ دکھانا تھا تو انہیں کو کیوں دکھایا یہاں آکر کچھ نہ دکھایا۔ دو ہزار سال سے ایسا کرتے آتے کہ اپنی مرضی سے کبھی روحانی جسم اختیار کر لیتے اور کبھی مادی جسم اختیار کر لیتے خیر

اس پر وہ چپ ہو گیا

پھر میں نے اسے کہا کہ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ایک طرف تو تم انہیں خدا کہتے ہو اور دوسری طرف تمہارے بہت سے فرقے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے خدائی کے باوجود تین دن اور تین راتیں جہنم میں گذاریں HELL میں گذاریں پہلا سوال تو یہ ہے کہ وہ HELL ہے کہاں جہاں انہوں نے تین دن رات گذارے؟ اگر وہ کوئی اور جواب دیتے تو میں اس کے لئے تیار تھا اور میرے ذہن میں تھا کہ وہ کوئی اور جواب دیں گے مگر میرے سوال پر کہ وہ HELL کہاں ہے انہوں نے جواب دیا کہ

HELL IS DOWN DOWN DOWN

کہ HELL نیچے نیچے ہے۔ جب انہوں نے یہ جواب دیا تو میں نے اپنی مٹھی آگے کی اور کہا کہ فرض کرو یہ کرۂ ارض ہے اور ہم یہاں ہیں تم کہتے ہو کہ HELL IS DOWN DOWN DOWN اور نیچے یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ ہے تو کیا حضرت مسیح علیہ السلام نے

تین دن رات جہنم میں

امریکہ میں گذارے تھے تو جواب دیا کہ ممکن ہے وہیں گذارے ہوں۔ ان کی یونیورسٹی کا گریجویٹ اس قسم کے جواب دے رہا ہے اس سے میں یہ سمجھ گیا کہ اس وقت یہ لوگ بڑے پریشان ہیں کہ یہ کیا ہو گیا۔ خود ہی دعوت دے دی اور کیتھولکس کے متعلق تو مجھے پتہ تھا۔ پندرہ بیس سال سے مجھے علم ہے کہ انہوں نے کیتھولکس کو یہ کہا ہوا ہے کہ نہ کسی احمدی سے بات کرو اور نہ کسی سے کوئی کتاب لے کر پڑھو۔ ان سے بات ہی نہیں کرنی

لنڈن کے اخبارات پر چرچ نے بہت دباؤ ڈالا۔ پریس ریلیز سے پہلے انہوں نے کافی لکھا تھا۔ ڈیلی ٹیلیگراف نے تو پنے

رنگین سنڈے ایڈیشن

میں تو ایک لمبا چوڑا مضمون لکھ دیا اور اس میں ہمارے عقائد بھی پوری طرح بتا دئے۔ کچھ عیسائیوں کے عقائد بھی بتا دئے۔ آگے سمجھنے والے خود ہی فیصلہ کریں گے۔ دیگر اخبارات نے بھی لکھا لیکن اس پریس ریلیز کے بعد لنڈن کے اخبارات نے کچھ نہیں لکھا بعض لوگوں نے اسے محسوس بھی کیا لیکن ہمیں اس سے کیا کہ کوئی لکھتا ہے یا نہیں ہم نے تو اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے تدبیر کرنی ہے اور اس کے نتائج نکالنا میرا یا تیرا یا کسی کا کام نہیں خدا تعالیٰ بغیر ہماری تدبیر کے بھی نتائج نکالتا ہے۔

خدا تعالیٰ کا اس زمانہ میں یہ منصوبہ ہے

کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا ہم تو ثواب حاصل کرنے کے لئے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی غریبانہ طاقت کے مطابق کوئی کام کر دیتے ہیں اور وہ اپنے فضل سے اسے قبول بھی کرتا ہے اور نتائج بھی نکالتا ہے لیکن لنڈن کے علاوہ انگلستان کے اخباروں نے چار چار صفحے بھی لکھے سپلیمنٹ نکالے، چھوٹے نوٹ بھی لکھے۔ نیز باہر والوں نے بھی نوٹ لکھے وہاں انگریزوں کی ایک ایجنسی ہے جس کا کام اخبارات وغیرہ میں خبریں شائع کرانا اور اعداد اکٹھے کرنا ہے۔ ان کی رپورٹ یہ تھی کہ اس وقت تک ریڈیو اور اخبارات کے ذریعے

چودہ کروڑ انسانوں تک

وہ آواز پہنچ چکی ہے جو ہم پہنچانا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے اور اس میں وہ اخبار شامل نہیں ہیں جو مثلاً افریقہ میں چھپے اور جن کے تراشے ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں۔ نائیجیریا میں عیسائیوں کے ایک اخبار نے چار صفحے کا ضمیمہ دیا۔ اسی طرح ساؤتھ امریکہ کے ایک اخبار میں بھی نوٹ شائع ہوا ہے جس کی خبر ابھی صرف ایک شخص کو آئی ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کا تراشہ کہیں مل جائے اسی طرح جاپان کے کئی اخباروں نے نوٹ دئے اور ان میں خط و کتابت بھی شائع ہوئی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ چھوٹی سی جماعت ہے ہماری تو کوئی طاقت ہی نہیں لَا فَخْرَ ہی ہے اپنی طاقت پر گھمنڈ نہیں۔ جب لنڈن میں یہ بات ہوئی تو عطاء المجیب صاحب نے جو جاپان میں ہمارے مبلغ ہیں اخبار میں یہ ساری تفصیل دے دی کہ انہوں نے دعوت دی اور یہ جواب ہے اور ہمارے عقائد یہ ہیں کہ حضرت مسیح صلیب سے زندہ اتارے گئے اور مریم عیسیٰ کا بھی ذکر کیا۔ یعنی اس پر اپنا ایک چھوٹا سا نوٹ دے دیا۔ بعد میں کسی نے اس کی تائید میں بھی لکھا لیکن بہت سے لوگوں نے غصے میں لکھا کہ غلط عقائد ہیں اور تم شائع کر رہے ہو

اخبار کے اندر اچھی خاصی بحث

شروع ہو گئی پہلے ان کا خط شائع ہوا پھر اس کا جواب دیا گیا۔ پھر اخبار نے ان کو کہا کہ جواب دینا ہے تو دے دو چنانچہ انہوں نے جواب دیا جب اسی طرح دو چار دفعہ ہو چکا تو اخبار نے یہ فیصلہ کیا کہ اب اس بحث کو بند کر دینا چاہئے کافی لمبی ہو گئی ہے لیکن انہوں نے عطاء المجیب کو کہا کہ ہم اس بحث کو بند کر رہے ہیں اب تم نے جو لکھنا ہے وہ ہمیں بھیج دو وہ ہم شائع کریں گے اور اس کے نیچے لکھ دیں گے کہ ہم آئندہ کچھ شائع نہیں کریں گے یعنی اخبار نے ہمیں موقع دے دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہمارا تو کوئی زور نہیں چلتا اور ابھی نیا مشن ہے اور اس کی کوئی ایسی آواز بھی نہیں مگر خدا تعالیٰ کو تو اس کی تدبیر میں کوئی انسان ناکام نہیں کر سکتا

اس کانفرنس کا اثر

باہر کی جماعتوں پر بڑا خوشکن ہوا ہے۔ میرے کہے بغیر سارے امریکہ کی مجلس عاملہ نے جو وہاں کے باشندوں پر مشتمل ہے اپنے سر جوڑ کے اپنی میٹنگ کی اور یہ فیصلہ کیا کہ یہ جو بہت بڑا پراپیگنڈہ ہو گیا ہے دنیا کے

اندر پہنچنی ہوئی ہے اس لئے اب یہ بار بار ہونا چاہیئے اور دنیا کے کانوں تک یہ آواز بار بار جانی چاہیئے اس لئے دو سال بعد امریکہ کی جماعتیں اس قسم کی کانفرنس امریکہ میں کرائیں اور اس سے پہلے انہوں نے اس سلسلے میں پراپیگنڈہ کرنے کے لئے نمونے کے طور پر ایک اور چھوٹا سا منصوبہ بنایا ہے تو انشاء اللہ دو سال کے بعد وہاں بھی کانفرنس ہو جائے گی

امریکہ کا قومی مزاج

بھی اور وہاں کے اخبارات اور ریڈیو اور ٹیلویژن کا مزاج بھی انگلستان اور CONTINENT کے مزاج سے مختلف ہے وہ چرچ کا دباؤ جلدی قبول نہیں کرتے اگر LOBBYING زیادہ ہو جائے تو قبول کر لیتے ہیں لیکن اتنی جلدی قبول نہیں کرتے جتنی جلدی مثلاً میرے خیال میں لنڈن کے اخباروں نے کیا۔ اگرچہ وہ اس سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن ان کے چپ رہنے کی اور کوئی وجہ نہیں تھی۔ میں جب ۷۶ء میں نیویارک گیا تو وہاں پریس کانفرنس میں ایک T.V (ٹی۔وی) والے بھی آئے ہوئے تھے وہاں T.V پرائیویٹ ہے وہ اپنے پیسے کماتے ہیں اور بڑے پیسے کماتے ہیں ان کے نرخ بہت زیادہ ہیں ایک منٹ کے دو ہزار ڈالر یعنی بیس ہزار روپیہ لیتے ہیں خیر وہ پریس کانفرنس میں آئے اور ٹی۔وی کے لئے تصویریں بھی لیتے رہے اور ان کی ٹیم کا انچارج جو پڑھا لکھا آدمی تھا گفتگو بھی کرتا رہا اور اس رات کو یا شاید اگلی رات کو انہوں نے آدھے گھنٹے کی T.V (ٹی۔وی) دکھا دی۔ گویا ۶۰ ہزار ڈالر یعنی چھ لاکھ روپیہ کی۔ اگر ہم ان کو کہتے کہ اتنی دیر دکھاؤ تو وہ کہتے کہ چھ لاکھ روپیہ نکالو تب دکھائیں گے پس

خدا نے یہ تدبیر کر دی

اور وہاں کے اخباروں نے بڑے لمبے نوٹ دیئے۔ میں تو آرام آرام سے اور پیار کے ساتھ اسلامی تعلیم ان کو بتاتا ہوں اور اسلامی تعلیم یہ آپ یاد رکھیں حسن ہے اور بڑی ہی قوت احسان ہے ان کو سمجھانا چاہیئے کہ دیکھو کس قرآن کریم کی شریعت تم پر احسان کر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تمہاری بھلائی اور تمہاری شرافت کا اور ساری دنیا کو زمین سے اٹھا کر آسمان تک لے جانے کا جو منصوبہ بنایا ہے اس کے اندر یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ اتنا اثر ہوتا ہے ان پر کہ آپ احمدی بھی یہاں گھر بیٹھے اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ ان سے جا کر باتیں کریں تو تب پتہ لگتا ہے ابھی میں مختصر کچھ باتیں بتاؤں گا پھر اگلے خطبوں میں جتنا وقت ملے گا بتاتا جاؤں گا اس وقت میں ایک حصہ بتا رہا ہوں جس کا تعلق کانفرنس کے ساتھ ہے اس "کانفرنس" میں سب سے آخر میں میں نے بولنا تھا اور

میرے لئے مسئلہ یہ تھا

کہ سوائے دعا کے اور میں کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اگر اس کو ایک کتاب نہیں تو کتاب کے بہت سے باب ہوتے ہیں اور مجھ سے پہلے کسی نہ کسی مقرر نے ان ابواب کے عنوان کے تحت چھوٹے سے چھوٹے مضمون کو بھی تفصیل سے بیان کر دیا تھا۔ آخر میں میری باری تھی میں نے بڑی دعا کی۔ بڑی دعا کی۔ دعا کی توفیق بھی خدا تعالیٰ دیتا ہے۔ دعا یہاں سے شروع ہوئی کہ دماغ کھلتا ہی نہیں تھا بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے دماغ بند تھا کئی کئی گھنٹے لگاؤں لیکن ایک سطر بھی نہ لکھا جائے اور نہ لکھوایا جا سکے کچھ سمجھ نہ آئے کہ کیا معاملہ ہے میں نے دعائیں کروائی تھیں آخر وہ وقت بھی آیا کہ خدا تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبول کر لیا چنانچہ ایک دن ایک منٹ میں خدا تعالیٰ نے دماغ کھول دیا پہلے میں فرینکفورٹ میں قریباً بیس بائیس دن رہا تھا وہاں بھی دماغ نہیں کھل رہا تھا میں نوٹ لکھتا تھا لکھواتا تھا لیکن تسلی نہیں ہوتی تھی آخر جب

خدائے عزیز و کریم کا فضل

نازل ہوا اور میں نے مضمون مسلسل لکھوانا شروع کر دیا اور خدا نے بڑا فضل کیا کہ وہ الجھن دور ہو گئی جس قسم کا بھی خدا کے فضل سے میں امید رکھتا تھا مجھے عطا ہو جائے گا۔ اسی سلسلہ میں ایک بات خدا تعالیٰ نے میرے ذہن میں یہ ڈالی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی "کفن مسیح" کے متعلق عیسائی دنیا میں بحث چل پڑی تھی دیسے تو یہ دیر سے کفن دکھا رہے ہیں لیکن انیسویں صدی میں انہوں نے دو تین دفعہ اس کی زیارت کروائی اور ستر اسّی۔ اسّی لاکھ آدمی وہاں زیارت کے لئے گئے اور انہوں نے زیارت کی اور وہاں اخباروں میں اس کا چرچا ہوا۔ سب کچھ ہوا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائی عقائد کے متعلق اتنا مواد اکٹھا کرنے کے باوجود کہ یہ عقائد مسیح کی شان کے خلاف ہیں۔ یہ عقائد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے خلاف ہیں یہ انسانی عقل کے خلاف ہیں، یہ بنیادی حقوق انسانی کے خلاف ہیں، آپ نے کفن مسیح کا کہیں نام بھی نہیں لیا تھا فرینکفورٹ میں ہی تھا کہ خدا تعالیٰ نے میرے ذہن میں یہ ڈالا کہ اس کو بالکل اہمیت نہیں دینی۔ آجکل اسے بہت اہمیت دی جا رہی ہے اور ہمارے بعض مضمون نگاروں نے بھی وہاں دی لیکن میری آخر میں باری تھی

میں نے یہ موقف اختیار کیا

کہ جہاں تک SHROUD OF TURIN یعنی اس کفن مسیح کا تعلق ہے جو انہوں نے ٹیورن میں رکھا ہوا ہے ہمارے نزدیک اسے کوئی اہمیت نہیں دینی چاہیئے اس لئے کہ اگر یہ محفوظ نہ رہتا اور گذرِ زمانہ اس کی یاد بھی انسان کے دماغ سے مٹا دیتا تب بھی ان دلائل پر جو ہمارے پاس موجود ہیں کوئی اثر نہ پڑتا لیکن اصل میں جیسا کہ میں نے بتایا ہے مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو اہمیت نہیں دی اور آپ کے نائب یعنی خلیفۂ وقت کو بھی نہیں دینی چاہیئے۔ چنانچہ میں نے کہا کہ لوگ اسے بھول جاتے ہیں اور چودہ فٹ لمبی یہ چادر جو ہے اگر تباہ ہو جاتی تو کیا فرق پڑنا تھا ہمارے پاس

بڑے زبردست دلائل

موجود ہیں یہ معاملہ تو چرچ کو طے کرنا چاہیئے کہ اگر یہ بناوٹ تھی تو انہوں نے اس پر ماننے والوں کے اربوں روپے کیوں خرچ کرا دیئے کہ جو اس کو مقدس سمجھتے ہوئے دنیا کے کونے کونے سے زیارت کرنے کے لئے آئے اور اگر یہ واقعی اصلی ہے۔ تو ایک اور دلیل مل جائے گی اور ہمارے پاس تو ہزاروں دلائل پہلے سے موجود ہیں اس کی کوئی ایسی اہمیت نہیں۔

جب ہماری اس کانفرنس کا چرچا ہوا جو ہم ۲، ۳، ۴ جون کو کر رہے تھے تو اس سے پہلے چرچ کا یہ اعلان شائع ہو چکا تھا کہ مئی کے شروع میں سائنسدان کفن مسیح کا سائنسی تجزیہ کریں گے اور معلومات حاصل کریں گے تصویریں لیں گے ان کی عمر معلوم کریں گے۔ ان کو خدا تعالیٰ کے ایک نئے قانون کا پتہ لگا ہے جس سے عمر معلوم ہو جاتی ہے اور وہ تجربہ قریباً قریباً بتا دیتا ہے کہ اس پر قریباً قریباً ساڑھے انیس سو اور ساڑھے بیس سو سال کے درمیان زمانہ گذر چکا ہے۔ چرچ نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ یہ تحقیق ہو گی لیکن جس وقت ہماری اس

کانفرنس کا چرچا

ہوا تو اعلان کر دیا گیا کہ وہ غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی رہی گئی ہے اور تو کیا تیار تھے سائنسدان تیار تھے۔ انہوں نے اس کے لئے انتظام کیا ہوا تھا اور پیسے خرچ کئے ہوئے تھے امریکہ کی ایئر فورس کے سائنسدان بھی آ رہے تھے کیونکہ ائیر فورس کے لئے بہت سی نئی ایجادات ہوئی ہیں جن کو انہوں نے یہاں استعمال کرنا تھا۔ غرض چوٹی کے ماہرین سائنسی تحقیق کے لئے آ رہے ہیں اور انہوں نے آرام سے کہہ دیا کہ وہ نہیں ہو گی ہم نے کہا ایک تو اثر ہوا ان پر میں نے یہ بھی سوچا کہ ممکن ہے کہ یہ بھی شرارت ہی کی ہو کہ ہم زور دیں کہ بس ہمارے دلائل کا سارا انحصار ہی "کفن مسیح" پر ہے اور وہ تو ان کے ہاتھ میں ہے اور وہ بعد میں کہہ دیں کہ وہ تو ہے ہی FAKE اور مصنوعی اور بناوٹی چیز کسی نے عیسائیت کے ساتھ دجل کیا ہے یہ چادر تو اس وقت کی ہے ہی نہیں

دور بزرگ نے یہ کہ ہمارے پاس یہ دلائل [illegible] ہم نے کہا کہ

ہم پیر وفیسل ہی قائیا ہیں

اور تھوڑے دلائل ہیں! اب میرے آنے سے چند دن پہلے امریکہ سے ایک اقتباس آیا ہے جس میں انہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ اکتوبر میں (جبکہ کانفرنس کو کئی ماہ گزر چکے ہیں) سائنسی تحقیق ہوگی لیکن اس کی شکل یہ ہوگی کہ وہ تجربہ (کاربن ۱۴ کا) جو عمر معلوم کرنے کے لئے کرنا تھا وہ نہیں ہوگا اور بہانہ یہ کیا ہے کہ اس کی ٹیکنیک زیادہ اعلیٰ درجہ کی نہیں ہے ہم انتظار کرتے ہیں جب وہ پوری طرح DEVELOP ہو جائے گی تو پھر یہ تجربہ کریں گے۔ اس کپڑے پر حضرت مسیح کی تصویر بھی آگئی ہے حضرت مسیح کے چہرے پر بھی زخم تھے آپ اپنے زمانہ کے بڑے مظلوم انسان تھے آپ کے سارے جسم پر مرہم لگانی پڑی تھی۔ اور اس کی وجہ سے اس کپڑے پر آپ کے نقوش نیگیٹو کی شکل میں آگئے ہیں چنانچہ اب لوگوں نے پہلی دفعہ

حضرت مسیح کی اصل شکل

دیکھی ہے۔ یونانی چرچ اور اٹیلین چرچ نے دو مختلف شکلیں بنائی ہوئی ہیں اور دونوں غلط ثابت ہوئی ہیں۔ بہرحال انہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ اکتوبر میں تحقیق ہوگی یہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی طرف سے ان پر دباؤ پڑا ہے کہ جماعت احمدیہ تو شور مچا رہی ہے۔ اور تم نے ان کو ایک اور ہتھیار دے دیا ہے کہ تم ڈر کے مارے کہتے ہو کہ ہم نے سائنسی تحقیق نہیں کروانی یہ میرا خیال ہے صحیح ہے یا غلط اللہ بہتر جانتا ہے اس

دوسری سائنٹیفک تحقیق

کے لئے کہ بیس پچیس سائنسدان آرہے ہیں امریکن چوٹی کے ماہرین بھی آرہے ہیں۔ سائنسدان امریکہ جو کہ پکا کیتھولک ہے وہاں کا ایک سائنسدان بھی انہوں نے شامل کر لیا ہے۔ ٹھیک ہے شامل کر لو لیکن اصل اعلان یہ ہے کہ ٹیورن میں وہ تحقیق کریں گے تصویریں لیں گے اور تجزیے کریں گے اس کا نتیجہ تیس سال کے بعد بتایا جائے گا۔ تحقیق آج کر رہے ہو اور نتیجہ تیس سال کے بعد بتاؤ گے اس میں کیا حکمت ہے بہرحال ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ اس طرح انہوں نے اپنی کمزوری کا اعلان کر دیا ہے اگر تم میں دلیری ہوتی تو تم کہتے کہ یہ بھی کر کے دیکھ لو مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر یہ فرمایا ہے کہ

حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر

سرینگر محلہ خانیار میں ہے۔ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ نہ نہ اسے کھودنا نہ کہیں یہ وہم ہو کہ اگر اسے کھودا گیا تو اندر سے کچھ اور نکل آئے گا جیسے کہ لوگ اب یہاں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ جب میں انگلستان میں تھا تو ہندوستان میں کسی نے یہ خبر چلا دی کہ وہ قبر کھودی [illegible] گزشتہ کی قبر نکلی یہ بات ہندوستان کے کسی اخبار میں چھپ گئی [illegible] قبر بالکل نہیں کھودی گئی پریس کانفرنس میں مجھ سے پوچھتے بھی رہے اور میں کہتا رہا ہوں ضرور کھودنی چاہئے ہم نے وہاں ریزولیشن بھی پاس کیا تھا اس کی تحقیق ہونی چاہئے کھودنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ قبر کھود دی جائے۔ بلکہ وہاں جو ہمیں قبر نظر آتی ہے وہ مصنوعی مقبرہ ہے اصل قبر نیچے ہے۔

یہ پرانا طریق ہے

کہ اصل قبر سے آٹھ دس فٹ اوپر ایک کمرے میں اسی شکل کی ایک مصنوعی قبر بنا دیتے ہیں یہ جو قبر ہے اس کی دیواروں پر جہاں چراغ رکھنے کے لئے جگہ بنی ہے وہ لکڑی کی صلیب ہے کسی خانقاہ میں کسی مسلمان کی قبر پر صلیب بنا کر دیا نہیں رکھا جاتا لیکن وہاں پرانی صلیب بنی ہوئی ہے اور اس پر دیئے رکھے جاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ بیس سو سال میں کئی دفعہ مرور زمانہ سے مقبرے کی عمارات مرمت طلب ہوئی ہوگی اور مرمتیں ہوئی ہونگی۔ اسلام سے پہلے بھی اور اسلام کے بعد بھی لیکن وہ صلیب کا نشان بتا رہا ہے کہ یہ کسی مسلمان کی قبر نہیں ہے۔

غرض یہ کانفرنس خدا کے فضل سے بڑی کامیاب رہی لیکن یہ نہیں کہ یہ کافی

بقیہ تقریر

ہم نے ایک اور قدم آگے بڑھایا ہے

اور اس کے بعد بہت سے اور قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے جب تک دنیا میں عیسائی موجود ہیں ان کو اسلام کی طرف لانا ان کی خیر خواہی کے لئے تاکہ وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کریں۔ ہماری یہ جدوجہد اور یہ جہاد تو جاری رہنا چاہئے اور جاری رہے گا ابھی تو یورپ میں چند ایک لوگ ہی اسلام میں داخل ہوئے ہیں ہم نے CENSUS تو نہیں کروایا لیکن مغربی افریقہ میں ہمارے جس قدر احمدی ہیں ان کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے میرا یہ اندازہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی کوششوں میں خدا نے برکت ڈالی اور ان کوششوں کے نتیجہ میں

پانچ لاکھ سے زیادہ عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں

یہ میں ان کے بچوں وغیرہ کو شامل کر کے کہہ رہا ہوں۔ پانچ لاکھ بالغ مرد مراد نہیں اور یہ عیسائیت کو ہلا دینے والی بات ہے اس وجہ سے بھی وہ بڑے گھبرائے ہوئے ہیں بعض بہت پڑھے لکھے لوگوں سے بھی ملاقات ہوتی ہے یورپ کے ایک حصے کو یہ احساس پیدا ہو چکا ہے کہ اسلام کی تعلیم بہت حسین ہے۔ میں جب بھی غیر ممالک کے دورہ پر جاتا ہوں ان کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ اسلام جو کچھ انہیں پیش کرتا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو ان کے پاس موجود ہے اور اس کے بغیر ہم ان کو اسلام کی طرف متوجہ ہی نہیں کر سکتے۔ پڑھے لکھے لوگ ہیں دنیوی علوم میں سائنس میں ترقی یافتہ ہیں۔ چاند پر اتر گئے ہیں آسمان کی خبریں لاتے ہیں مادی عیش و عشرت کے بہت سارے سامان پیدا کرتے ہیں اس لئے جب تک ہم ان کو اس بات کے سمجھانے میں کامیاب نہ ہو جائیں کہ اسلام جو چیز پیش کر رہا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو ان کے پاس ہے اس وقت تک وہ ہماری طرف توجہ نہیں کریں گے۔ وہ پاگل تو نہیں ہیں ہم یہ سمجھتے ہیں (انہیں تو اپنے آپ سے ہی غرض ہے اس لئے آپ اپنی باتیں کیا کریں اوروں کی باتیں کرنا چھوڑ دیں) کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی جو تفسیر انسان کے ہاتھ میں دی ہے اسے چھوڑ کر ترقی یافتہ یورپ کو یہ سمجھایا ہی نہیں جا سکتا کہ جو چیز ان کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے وہ ان سے بہتر ہے جو ان کے پاس موجود ہے اس بات کے لئے ان پر تنقید بھی کرنی پڑتی ہے مثلاً فرینکفرٹ میں بڑی دلچسپ اور بہت لمبی

ڈھائی تین گھنٹے کی پریس کانفرنس

ہوئی تھی پہلے تو میں نے ان کو کہا کہ کوئی سوال کرو لیکن وہ سب چپ ہو گئے پھر میں نے کہا کہ اچھا پہلے میں باتیں کرتا ہوں اور بعد میں تم سوال کرنا میں نے ان کو کہا کہ یہ ماڈرن سویلائزیشن MODERN CIVILIZATION جس پر تمہیں فخر ہے اور دنیا کے بہت سے خطوں میں بسنے والے دوسرے لوگ جو تمہارے ساتھ تعلق نہیں رکھتے تمہاری نقل کرنے میں بھی فخر محسوس کرتے ہیں THIS GREAT MODERN CIVILIZATION میں مجھے بہت سی بنیادی کمزوریاں نظر آتی ہیں ان میں سے تین چار کمزوریاں میں نے ان کو بتائی ایک کمزوری میں نے ان کو یہ بتائی کہ یہ سویلائزیشن۔ تمہاری یہ تہذیب حاضر معاف کرنا نہیں جانتی میں جرمنی میں بول رہا تھا انہوں نے دو جنگیں لڑی ہیں اور دونوں میں ہی ان کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے۔ میں نے کہا کہ تم نے دو جنگیں لڑی ہیں پہلی کو تو میں چھوڑتا ہوں دوسری جنگ عظیم کو لے لیں اس جنگ کے بعد تم پر بہت سا تاوان ڈالا گیا۔ تمہارے ملک میں چھاؤنیاں بنالیں تمہیں غلام بنالیا تمہیں حقارت سے دیکھا۔ اس بات کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے کہ جنگ میں تم نے یعنی جرمنوں اور ان کے ساتھیوں نے ALLIES (ایلائز) سے تعلق رکھنے والے انسان کو زیادہ تعداد میں قتل کیا یا انہوں نے تمہارے زیادہ آدمی مارے جب جنگ ہو رہی تھی تو کسی ایک نے جیتنا تھا وہ جیت گئے اور تم ہار گئے لیکن تمہیں معاف نہیں کیا گیا اور

یہ تمہاری تہذیب کی کمزوری ہے

اس کے بعد ... دنیا میں یہ واقعہ بھی ہوا ہے کہ ایک شخص کو رسالت ملنے کے ۱۳ سال تک مکی زندگی میں اور پھر ہجرت کے بعد بھی ان کے پیچھے جا کر قریباً سات سال تک دکھ پہنچایا گیا۔ متواتر بیس سال تک انتہائی قسم کے مظالم ان کے خلاف کئے گئے۔ HE HAD TO FACE THE WORST TYPE OF PERSECUTION اور قریباً بیس سال تک اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کیا کہ آپ مکہ کی فصیل پر کھڑے تھے اور اہل مکہ جو بیس سال تک مظالم ڈھاتے رہے تھے ان میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ میان سے اپنی تلواریں نکال سکتے اور اس وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ نے اتنی طاقت دی ہوئی تھی کہ آپ جو چاہتے ان سے سلوک کر لیتے لیکن آپ نے جو سلوک ان سے کیا وہ یہ تھا کہ

"جاؤ تم سب کو معاف کیا"

میں یہ بتا رہا ہوں کہ اس طرح ہم اسلام کی خوبیاں ان لوگوں کے سامنے رکھتے ہیں چنانچہ میں نے دو چار باتیں ان کو بتائیں اور اس کے بعد پھر وہ سوال پوچھنے لگ گئے۔

سٹاک ہالم میں ایک صحافیہ پریس کانفرنس میں ذرا دیر سے آئی اور بیٹھتے ہی کہنے لگی کہ اسلام عورتوں کے متعلق کیا کہتا ہے یورپ میں اسلام کے متعلق بڑا زہر پھیلا ہوا ہے کہ اسلام عورت کو عزت اور احترام کی نگاہ سے نہیں دیکھتا اس کے حقوق کو نہیں پہچانتا اور اس کے حقوق انہیں نہیں دیتا۔ یہ تو اسلام کے دشمنوں کا کام ہے وہ انہوں نے کیا۔ میں نے اسے کہا کہ چودہ سو سال پہلے قرآن کریم میں ان الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے کہ عورت ہو یا مرد جو بھی اعمال صالحہ بجا لائے گا اس کو

ایک عجیب اثر

ملے گا۔ کہنے لگی مجھے تو قرآن کریم کی آیت دکھائیں۔ ہوٹل میں ہمارے کمرے کے پاس ہی پریس کانفرنس ہو رہی تھی۔ میں نے اپنے بیڈ روم سے قرآن کریم منگوایا اور اس کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور اس کا ترجمہ سنایا کہنے لگی کہ مجھے اس کے ریفرنس نوٹ کروائیں کہ کس سورت کی کونسی آیت ہے چنانچہ وہ اس نے نوٹ کیا۔ پھر میں نے ایک اور آیت اس کو بتائی اسے بھی نوٹ کیا۔ پھر وہ سوال کرتی رہی اور میں بتاتا رہا کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ وہ جذباتی ہو رہی تھی۔ لیکن میرے سامنے زیادہ نہیں ہوئی جب ہم وہاں سے اٹھے اور وہ کمرے سے باہر نکلی تو وہ آنسوؤں سے رو رہی تھی اور ہمارے ایک ساتھی کو کہنے لگی کہ مجھے یہ بتاؤ کہ

اتنی حسین تعلیم

تمہارے پاس ہے اور تم اتنی دیر کے بعد ہمارے پاس کیوں پہنچے ہو تمہیں پہلے آنا چاہئے تھا۔

ہزاروں میں سے شاید ایک آدمی ہو جس کو یہ احساس پیدا ہوا ہے لیکن اس کے ساتھ کام تو شروع ہو گیا۔ یہ خدا تعالیٰ نے ایک تدبیر کی ہے اب وہ اسلام کی طرف متوجہ ہوں گے وہ لوگ اپنے سے نالاں ہیں ہر روز ایک شخص اٹھتا ہے اور اپنی برائیاں بیان کر دیتا ہے۔ ایک دن ہمارے سامنے کھانے کے بارے میں پروگرام آ گیا کہ آدمی بیمار ہو رہے ہیں اور مر رہے ہیں اس نے بتایا کہ ہمیں غلط قسم کا کھانا دیا جا رہا ہے جو زہریلا ہے اور اس کی وجہ سے اتنے عرصہ میں ۱۲ ہزار آدمی مر چکا ہے اور پتہ نہیں کتنا بیمار ہوا ہے ہمیں اس معاملہ میں فکر کرنی چاہئے۔ میں ان کو بتا رہا ہوں اور یہ پوائنٹ بھی ان کے سامنے لایا ہوں کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ قرآن کریم نے کھانے کے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ اس پر عمل نہیں کر رہے اگر وہ

قرآن کریم کی تعلیم پر عمل

کریں تو کھانے کی وجہ سے اس قسم کی بیماریاں اور اموات نہ ہوں باقی جو انسان اس دنیا میں آیا ہے اس نے بہر حال اس دنیا سے جانا ہے یہ تو نہیں ہے کہ قیامت تک سب نے زندہ رہنا ہے لیکن تکلیفیں اٹھا کر اور بیماریوں میں

اپنے دن گزارنے ... کی وجہ یہ ہے کہ انسان قرآن کریم کی تعلیم پر عمل نہیں کرتا پھر ان قوموں میں دوسرے جھگڑے لڑائیاں اور اسٹرائیکیں وغیرہ بہت ہیں۔ میں ان کو کہتا رہا ہوں کہ عجیب بات ہے کہ مزدور اپنے حقوق کے حصول کے لئے سٹرائیک کرتا ہے لیکن اس مزدور کو یہ پتہ نہیں کہ اس کے حقوق ہیں کیا جن کو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ ہمیں اسلام بتاتا ہے اس طرح بات چھڑتی ہے پھر ان کو بتاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اچھا! یہ حقوق ہیں۔ میں نے امریکہ میں ایک جگہ ان کو کہہ دیا کہ دیکھو تم میں سے کوئی شخص یہ جرأت نہیں کرے گا کہ وہ یہ کہے کہ اسلام کی یہ تقسیم غلط ہے اور ہمارا دماغ اسے قبول نہیں کرتا میں نے پہلے ان کو کہہ دیا اور پھر میں نے کہا کہ اب میں تعلیم بتاتا ہوں اور سب نے

اسلامی تعلیم کی عظمت

کو تسلیم کیا۔

پس ان لوگوں کے دل میں ایک احساس پیدا ہوا ہے اور میرے دل میں اس کے ردّ عمل کے طور پر یہ احساس پیدا ہوا ہے کہ بڑی اہم ذمہ داری ہے جو ہم پر ڈالی گئی ہے، بڑے کٹھن مراحل ہیں جن میں سے ہم نے گزرنا ہے پس تم آرام کی زندگیاں نہ گزارو۔ ساری دنیا کی ہدایت کی ذمہ داری جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے اس کے لئے جو کچھ کر سکتے ہو وہ کرو سارا کچھ نہیں کر سکتے یہ میں بھی جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں لیکن جو کچھ کر سکتے ہو وہ تو کرو خدا نے یہ کہا ہے کہ جو کچھ کر سکتے ہو وہ کرو اور اگر وہ اس چیز کا

ایک کروڑواں حصہ

ہوا جو مطلوبہ نتائج پیدا کرنے کیلئے ہونا چاہئے تو باقی سارا کچھ میں کر دوں گا۔ اور اس سارے کا ثواب تمہیں دے دوں گا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے لئے تو کوئی ثواب نہیں مقرر کیا ہوا وہ تو قادرِ مطلق اور خالقِ کل ہے، ہر چیز اس کی ملکیت ہے اس نے کسی سے کیا لینا ہے وہ تو بڑی عظمت اور جلال والا ہے کرے گا وہ اور ثواب آپ کو دے دیگا اور یہ گھاٹے کا سودا تو نہیں ہے۔

غرض میرے دل میں یہ ردّ عمل پیدا ہوتا ہے اور اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دیکھ کر بڑی گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔

دعائیں کرو

کہ اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر ساری دنیا کے لئے دعائیں کرو۔ یہ لمبا مضمون ہے میں انشاء اللہ اگلے خطبہ میں یا اس سے کسی اگلے خطبہ میں جب موقع ملا اسے بیان کروں گا لیکن اس وقت مختصراً یہ کہوں گا کہ ساری دنیا کے لئے دعائیں کرو، ہر ملک کے لئے دعائیں کرو اور اپنے ملک کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے استحکام کے سامان پیدا کرے اور یہاں کے لوگ آپس میں اخوت اور بھائی چارے کے ماحول میں زندگی گزارنے والے ہوں اور جو

حسین معاشرہ

اسلام دنیا میں پیدا کرنا چاہتا ہے جہاں وہ یورپ میں دوسرے ممالک میں پیدا ہو گا وہاں ہمارے ملک میں بھی پیدا ہو خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۷۸ء)

دعائے نعم البدل: خاکسار کی بچی عزیزہ ظاہرہ مورخہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو وفات پا گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچی کی مغفرت فرمائے ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل سے نوازے آمین

خاکسار: عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ بھاگلپور

دعائے مغفرت: خاکسار کے برادر اکبر مکرم خدا بخش صاحب اور ان کے چھوٹے فرزند عزیز جمیل احمد قریباً تین ماہ کے وقفہ سے پچھلے دنوں پاکستان میں وفات پا گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے خاکسار: بشیر احمد خادم درویش قادیان

میرا سفر قادیان

از محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد

ہر احمدی کا یہ عزم ہوتا ہے کہ وہ ہر سال قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرے اور

○ — اپنی جھولیوں کو برکات و فیوض کے انمول موتی سے بھر لے۔

○ — اپنی آنکھوں کو دیارِ مسیح کے دیدار سے منور کرے۔

○ — اپنی پیشانیوں کو آستانہ واحد یگانہ پر رگڑ رگڑ کر نیاز آلودہ بنا لے۔

○ — اپنے لبوں کو ذکر الٰہی اور درود شریف کے ورد سے مالامال کر لے۔

○ — اپنے قلوب کو مسیح محمدی کے عشق میں سرشار کر لے۔

○ — اپنے اوقات کو الدار کے نظاروں میں گذار دے۔

غرض یہ چند جھلکیاں ہیں ہمارے ان عزائم کی جن کو ہم اپنے دھڑکتے ہوئے سینوں میں چھپا کر دنیا سے بے نیاز ہو کر قادیان دارالامان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض شدید سردی کی پرواہ کئے بغیر روانہ ہوئے ہیں۔

آج سے ۸۶ سال قبل ہندوستان کے ایک گمنام قصبہ میں ایک گمنام شخص نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس مقدس اور بابرکت جلسے کی بنیاد رکھی اور دنیا گواہ ہے کہ اس خالص روحانی جلسہ کی نوعیت اور رنگ ڈھنگ کچھ نرالا ہی ہے۔ ہر سال اللہ تعالیٰ ایک عجیب رونمائی سے اس جلسہ کی رونق اور برکات کو بڑھاتا ہے اور اپنی تجلیات کو ظاہر کرتا ہے۔

قادیان کے جلسہ سالانہ پر ہم نے جو دیکھا اور جو محسوس کیا اس کو ضبط تحریر کر نہیں سکتی۔ یہ وہی جان سکتا ہے جس نے اس سرزمین پر قدم رکھا ہو اور جس کے سحر انگیز اثر نے اُس کو دیوانہ بنا دیا ہے۔

میرا اشتیاق قادیان اس وقت بے لگام ہو جاتا ہے جب میں اپنی چلتی ہوئی ریل گاڑی کی کھڑکی سے منارۃ المسیح کی ایک جھلک دیکھتی ہوں۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ منارہ اپنے شائقین کو دور سے اشارہ کر رہا ہوتا ہے کہ

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

بس پھر کیا ہوتا ہے۔ آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ دل کی گہرائیوں سے اُس مسیح کے مشن کی کامیابی کے لئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دعائیں نکلتی ہیں جس نے اپنا تن من دھن قربان کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام کو روشن کرنے کی کوشش میں ذرہ بھر بھی کمی نہیں اٹھا رکھی۔

دیکھتے دیکھتے قادیان کے ریلوے پلیٹ فارم پر احمدی بھائیوں کے پُر نور اور ہشاش بشاش چہرے نظر آنے لگتے ہیں اور فضاء میں اللہ اکبر کے نعرے گونجنے لگتے ہیں۔ ایک طرف سردی کا یہ عالم کہ پیر منجمد اور ہاتھ شل ہوتے ہیں تو دوسری طرف قادیان کی روحانی تپش سے سینوں میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔

دار المسیح پہنچتے ہی حضرت میاں صاحب حضرت آپا جان صاحبہ اور درویش بزرگان کی دلکش مسکراہٹ اور شفقت بھری نظریں ہمارا استقبال کرتی ہیں۔ اس کے بعد جو مصروفیات ہوتی ہیں اس کو بیان کرنے لگوں تو شاید اخبار بدر کے کالم بھر جائیں اس لئے مختصر طور پر چند ایک تاثرات بیان کرنے کی کوشش کروں گی۔

دسمبر کا مہینہ اہل قادیان کے لئے موسم بہار کا مہینہ ہوتا ہے۔ گلی کوچوں میں مہمانوں کی آمد سے چہل پہل اور السلام علیکم کی صداؤں سے فضاء معمور ہو جاتی ہے۔ یہ دیکھئے!! یہ ہمارا ہندوستانی احمدی بھائی ہے جو ایک امریکن بھائی سے فرطِ محبت سے بغلگیر ہو رہا ہے۔ ماریشس کا ایک عمر رسیدہ احمدی بھائی قادیان کے ایک چھوٹے بچے سے مصافحہ کر رہا ہے۔ یہ سیاہ فام افریقن اپنے سفید فام بھائی سے لپٹ کر رو رہا ہے۔ غرض ایک عالمگیر برادری کا سماں ہماری آنکھوں میں پھر جاتا ہے جہاں گورے کالے۔ غریب امیر کا امتیاز مٹ جاتا ہے سب خوش ہیں کہ ہم احمدی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

تصویر کا دوسرا رُخ ملاحظہ ہو۔ آپس میں گفتگو ہوتی ہے۔ تو کیا؟ نہ تو کوئی اپنے ملک کی سیاسی و معاشرتی باتیں سناتا ہے نہ کوئی کاروباری باتیں ہوتی ہیں۔ ہاں! باتیں ہوتی ہیں تو کیا؟ اسلام و احمدیت کی۔ جماعت کی ترقی کی۔ مسیح پاک کے مشن کی — خلیفہ وقت کی تحریکات اور انسانیت کی فلاح و بہبود کی۔

ماہ دسمبر کی سردی کی راتیں! اور پھر دور دراز سے سفر کر کے تھکے ماندے آنے والے مہمان نرم گرم بستروں کو چھوڑ کر سردی کی پرواہ کئے بغیر ذوق و شوق سے مسجد مبارک میں نماز کے لئے جمع ہو جاتے ہیں — اس مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ نماز تہجد سے ایک گھنٹہ قبل مسجد میں جائیں تو اگلی صفوں میں جگہ ملنا دشوار — نماز تہجد کا سماں ایک عجیب نظارہ پیش کرتا تھا۔ سنسان اور ٹھنڈی راتوں میں احمدی اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ روتے ہیں۔ چلاتے ہیں سسکیاں بھرتے ہیں کہ

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

کوئی دکھاوا نہیں — کوئی ریاکاری نہیں — کوئی بناوٹ نہیں۔ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی یہ معصوم دعائیں زمین سے اُٹھ کر عرش پر پہنچتی ہیں۔ اور فرشتے پکار اُٹھتے ہیں کہ اے مسیح محمدی! تیرے پروانے ہمیں شمع محمدی کے پروانوں کی یاد دلاتے ہیں۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و بارک وسلم۔

رات کا سناٹا دور ہوتا ہے — سورج کی شعاعیں رات کے کالے گیسوؤں کو سمیٹ کر روشنی میں چھپا دیتی ہیں تو اس وقت جلسوں کے پروگرام کی ابتداء ہوتی ہے — برخلاف دوسرے مذہبی اجتماعات کے ہمارے اس اجتماع میں اسلام کی تعلیمات کو موجودہ حالات اور موجودہ مسائل کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور پیشوانِ مذاہب کا احترام کرتے ہوئے ہر مذہب و ملت کے پیروکاروں کو نہایت پیار و محبت کے ساتھ اسلام کی دعوت دی جاتی ہے۔

بہشتی مقبرہ کا حسین نظارہ: — حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ایک بہشتی مقبرہ کی بنیاد رکھی جس کے لئے ہر احمدی کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ مرنے پر ہی نہیں بلکہ اپنی زندگی میں بھی بہشتی مقبرہ کو دیکھیں اور مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اپنے احمدی بھائی بہنوں کی قبروں پر جا کر دُعا کریں — یہ طرہ امتیازانہ صرف احمدیوں ہی کو حاصل ہے کہ وہ شرک سے بکلی دور ہیں اور بہشتی مقبرہ میں ہمیں یہ چیز نمایاں نظر آتی ہے۔

ہم احمدی قبولیت دُعا کے قائل ہیں اور کیوں نہ ہوں جب کہ ہمارے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں نہ صرف یہ کہ قبولیت دُعا کے بے شمار نشان دکھائے بلکہ جماعت کو اس یقین پر قائم کر دیا کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور اُن کا جواب بھی دیتا ہے۔ لہٰذا ہم احمدیوں کا اُٹھنا بیٹھنا دُعا ہی دُعا ہے اور ہمارا یہ سفر قادیان ان دعاؤں ہی کا کرشمہ ہے۔ ہمارا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ ہم نے قادیان میں جو دُعا کی وہ قبول ہونے سے نہ رہی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے۔

مَیں نے ہر احمدی کو خواہ وہ امیر ہو یا غریب عالم ہو یا جاہل۔ بیمار ہو یا تندرست خوشحال ہو یا بدحال۔ درد دل سے دعاؤں میں منہمک پایا — نمازوں میں جو سرور اور لذت خشوع و خضوع حاصل ہوتا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ نمازوں میں جس طرح ایک ہندوستانی بہن آہ و زاری کر رہی ہوتی ہے — اسی طرح ایک غیر ملکی بہن سسکیاں بھر رہی ہوتی ہے۔

مَیں حیرت زدہ دیکھتی رہی کہ آخر کیا بات ہے؟ اُن بہنوں کو کس چیز کی کمی ہے بظاہر دُنیا کی ہر نعمت اور ہر سہولت انہیں مغربی ممالک میں حاصل ہے مگر ان کے قلوب نورِ حقیقی سے نا آشنا تھے وہ نور جو سورج میں نہیں تھا چاند میں نہیں تھا — ستاروں میں نہیں تھا۔ نہیں اُس زندہ خدا میں حاصل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نئی روشنی اور مادیت کے زمانہ میں پیش کیا۔ اُن نو مسلم احمدی بہنوں نے زندہ خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے تختِ مسیح محمدی پر نچھاور ہونے کے لئے ہزارہا میل کا سفر طے کر کے آتی ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے مصداق بنتی ہیں۔ کہاں ماریشس؟ دنیا کا ایک کنارہ! اور کہاں قادیان؟ ایک چھوٹا سا قصبہ۔ لیکن جب اسٹیج پر ایک تعلیم یافتہ ماریشس بہن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار خوش الحانی سے پڑھتی ہے تو سننے والوں کے دل تڑپ اُٹھتے ہیں اور اُس زندہ خدا کے حمد کے ترانے گانے لگتے ہیں۔ کیا یہ اسلام و احمدیت کی صداقت کا زندہ نشان نہیں؟

غیر ملکی احمدی بہنوں کا اخلاق: — اس مرتبہ تقریباً تیس کے قریب غیر ملکی احمدی خواتین تشریف لائی تھیں۔ ان بہنوں کا اخلاص بیان کرتے ہوئے میرا قلم تھرّاتا ہے جنہوں نے اپنا مال اپنا قیمتی وقت اور اپنا گھر بار عزیز و اقارب کو چھوڑ کر ہزاروں میل کا سفر اختیار کیا۔ سفر کی صعوبتیں برداشت کیں۔ تبدیلی آب و ہوا اور تبدیلی غذا کو ہنستے ہوئے چہروں سے محض جلسہ میں شرکت کی غرض سے برداشت کیا۔ اُردو زبان سے نا آشنا ان غیر ملکی بہنوں کا خلوص، صبر و استقلال تاریخ احمدیت میں سنہری حرفوں سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ انکی زبانوں پر ہمیشہ السلام علیکم اور جزاکم اللہ کے فقرے جاری رہتے۔ ہر چھوٹے اور بڑے، آشنا و نا آشنا غرض ہر ایک سے خندہ پیشانی سے السلام علیکم کہہ کر بغلگیر ہوتیں۔ ان معزز بہنوں کا جذبہ استقلال اور اخلاص مجھے اس وقت زیادہ بھاتا تھا جب یہ بہنیں جلسہ گاہ میں Pin drop silence کے ساتھ باوجود اُردو سمجھ میں نہ آنے کے، اپنے ہر تعہ میں ٹھوس بیٹھی ہوئی ہمارا اُردو پروگرام سنتی رہتی۔ صرف سنتی ہی نہیں بلکہ نوٹ بھی کرتی رہتیں کہ کس کی تقریر جاذب کشش ہے۔ طرہ یہ کہ جلسہ کے اختتام پر اس کی داد بھی دیتی تھیں۔

کھانے کے دوران اکثر بہنیں یہ دریافت کرتی رہیں کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی یہی دسترخوان ہوا کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کو کونسی چیز زیادہ پسند تھی؟ انھوں نے یہاں تک کہا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن زمینات کو دیکھنا چاہتی ہیں جہاں سے یہ چاول گیہوں اور ترکاری آج ہمیں کھانے کو مل رہی ہیں۔

مَیں نے کئی بہنوں کو دار المسیح کے چپہ چپہ کونہ کونہ کی تصویر لیتے دیکھا ہے اور انہیں قادیان کی ہر چیز سے اتنا اُنس ہے کہ وہ ہر

قیمت پر اس کو حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان، خلوص اور جوش و جذبہ میں مزید برکت دے۔ آمین۔

اس سلسلہ میں مجھے ایک چھوٹا سا واقعہ یاد آتا ہے۔ لیجئے! آپ بھی سُن لیجئے۔ جب مَیں نماز کے لئے مسجد میں داخل ہوئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ تل دھرنے کو جگہ نہیں ہے۔ درخواتین کا جذبہ عشق اور اخلاص اتنا زیادہ ہے کہ ہر بہن کوشش کر رہی تھی کہ وہ اگلی صف میں جگہ لے۔ ایسے میں تھوڑا شور بھی پیدا ہو گیا تھا۔ جو ایک فطری امر ہے۔ مگر میرے بازو بیٹھی ہوئی ایک امریکن بہن کہتی ہے کہ مسجد میں بات کرنا منع ہے۔ اور جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا مسنون ہے۔ گو بظاہر یہ معمولی سا جملہ ہے مگر ان کے ایمان، اخلاص اور جذبہ دین اور اسلامی تعلیمات سے آگاہی کو دیکھ کر ہم سجدہ شکر بجا لاتے ہیں کہ اے قادر تو نا خدا بنے جس مقصد کے حصول کے لئے مسیح محمدی کو مبعوث فرمایا تھا آج وہ مقصد پورا ہو گیا۔ الحمد للہ۔ وہ دن دُور نہیں جب دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

غرض یہ سہ روزہ جلسہ دیکھتے دیکھتے ختم ہوا اور مہمان افسردہ دل The land of tears (آنسوؤں کی بستی) کو خدا حافظ کہتے ہوئے رخصت ہوئے — اہل قادیان رنجیدہ خاطر انہیں الوداع کہتے رہے جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

ع　یہاں جو کر کے الفت آئے بصد محبت
　　دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو دی راحت
　　ہر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت
　　یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

پس مبارک ہیں وہ جنہوں نے قربانیوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تمام دُعاؤں کے وارث بنے جو آپ نے جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے حق میں فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جلسے کی تمام برکات سے مستفیض فرمائے۔ آمین۔

افسوس! مکرم خواجہ دین محمد صاحب درویش وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان ۲۰ رجنوری ۱۹۷۹ء۔ افسوس کہ مکرم خواجہ دین محمد صاحب درویش کشمیری ولد مکرم عبد الستار صاحب آج (۱۱-۱۲ جنوری کی درمیانی) رات بعمر ۸۰ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف کچھ عرصہ سے کافی کمزور ہو گئے تھے۔ اور وفات سے چند روز قبل بہت کمزوری ہو گئی تھی۔ بعد میں ڈاکٹروں نے کینسر کی بیماری بھی بتائی۔ مقامی ڈاکٹروں سے ہر ممکن علاج معالجہ کیا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ موصوف وڈالہ گرنتھیاں (نزد قادیان) کے نزدیک گاؤں بھاگی ننگل کے رہنے والے تھے۔ کشمیری برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ اور سیکھواں کی جماعت سے متعلق تھے (سیکھواں کی جماعت سلسلہ کے مشہور خادم افراد پر مشتمل تھی) موصوف ۱۹۴۷ء کے ابتدائی درویشان میں سے تھے۔ بڑے اخلاص سے سلسلہ کی خدمت بجالاتے رہے۔ پڑھے ہوئے نہیں تھے۔

موصوف کی پہلی بیوی ۱۹۴۷ء کے ہنگامہ سے قبل وفات پاگئی تھی اس کے بعد ۱۹۶۱ء تک تجرد کی زندگی گزاری۔ ۱۹۶۲ء کے آخر میں دوسری شادی اُڑیسہ کی ایک خاتون سے کی جس سے چار لڑکے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے کی عمر قریباً دو سال ہے۔

چنانچہ اُسی روز بعد نماز عصر لنگر خانہ کے صحن میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے جنازہ کو بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ یہاں بھی قبر تیار ہو جانے پر محترم قائمقام امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور اُن کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ محترمہ اہلیہ نسیم صاحبہ ایڈہ نے سرمت مساجد فنڈ میں مبلغ پچاس روپے ادا کئے ہیں۔ وہ اپنی صحت اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور اپنے لڑکے اور لڑکیوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔　　خاکسار۔ محمد عمر تیماپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ راٹھ۔

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک "نصرت جہاں آگے بڑھو" کے مطابق میرا بچہ عزیز ڈاکٹر سید مبشر احمد و بہو عزیزہ سیدہ ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ تین سال وقف کر کے بھوبیشور نائیجریا کیلئے مورخہ ۷ر اکتوبر کو روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان دین سے بھی دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو بنی نوع انسان کی بہتر رنگ میں خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسلام و احمدیت کے لئے بھی انکا* وجود مفید ثابت ہو۔ انکے ساتھ چھوٹا بچہ ۶ مہینہ کا ہے اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت انکے ساتھ ہو صحت حیات کے ساتھ خدمت خلق خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ خاکسارہ۔ فاطمہ بیگم اہلیہ سرور فضل الرحمٰن صاحب خوردہ۔

دُعائے مغفرت

۱۔ مورخہ یکم جنوری ۱۹۷۹ء کو مکرم عبد الرفیق صاحب شخنہ احمدی آف یادگیر وفات پاگئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم محترم حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یادگیر کے برادر نسبتی تھے۔ آپ مخلص احمدی تھے۔ مرکز اور مرکز کے نمائندگان سے بہت محبت کرنے والے تھے۔

آپ ایک لمبے عرصہ سے بوجہ ٹانگوں کی انتہائی کمزوری کے چلنے پھرنے سے معذور تھے اور مختلف عوارضات لاحق ہونے کے سبب صاحب فراش تھے۔ نیک اور منکسر المزاج تھے۔ کچھ عرصہ سے زیادہ ہی کمزور ہو گئے تھے۔ آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور اپنے رب کو پیارے ہو گئے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کو اپنے بزرگ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ یادگیر۔

۲۔ مورخہ ۲۳/۱۲ کو میری دوسری بیوی حفصہ بیگم کے بطن سے ایک مردہ بچہ پیدا ہوا اس کے چند گھنٹوں کے بعد اُن کی حالت خراب ہوتی گئی اور اپنے پیچھے دو چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہتی ہوئی اپنے مولیٰ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی مغفرت کے لئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

درویش فنڈ کی مد میں ۵/ روپے ارسال کئے گئے ہیں۔

خاکسار۔ سید امان اللہ فاضل معلم مدرسہ احمدیہ مجید رکہ۔

اخبارِ قادیان

- محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر بفضلہ تعالیٰ رُو بصحت ہو رہے ہیں۔ احباب محترم موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔
- محترم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قریب ایک ماہ قبل امرتسر ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر قادیان آچکے ہیں۔ امرتسر میں موصوف کے معدہ کا اپریشن ہوا تھا۔ اور اب آہستہ آہستہ صحت یاب ہو رہے ہیں۔ احباب مکرم مولوی صاحب کی بھی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
- چند روز قبل محترم قریشی منظور احمد صاحب متوز ناظر تعلیم کی اہلیہ محترمہ کی نسوانی عوارض کے سبب طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ مقامی ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب سے فوری علاج کرایا گیا۔ اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح مکرم فرید احمد صاحب امروہی کارکن دفتر وقف جدید کی اہلیہ صاحبہ بھی گذشتہ دنوں نسوانی عوارض کے سبب بیمار ہو گئیں۔ مقامی ڈاکٹروں سے علاج معالجہ کے بعد اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔
- مورخہ ۱/۱۴ کو صداقت گروپ مجلس خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب آف لیبیا کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ انچارج سرینگر نے ربوہ کے جلسہ سالانہ کے ایمان افروز حالات سُنائے اور مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب نے لیبیا وغیرہ کے بعض دینی اور نبوی حالات سے خدام کو روشناس کرایا۔

اعلانِ نکاح

مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب ساجد نے مورخہ ۳۰/۱۲ کو بمقام بالسو تحصیل کولگام (کشمیر) عزیزہ امۃ اللہ صاحبہ بنت مکرم غلام رسول صاحب راتھر کے نکاح کا اعلان مکرم طاہر احمد شاہ صاحب ولد مولوی غلام احمد شاہ صاحب کے ساتھ مبلغ ۳۰۰۰/ روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب نے شادی فنڈ ۵/ شکرانہ فنڈ ۵/ روپیہ ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواستِ دُعا

یاری پورہ کشمیر سے ہمارے بہت سے لڑکے اور لڑکیاں یونیورسٹی کے امتحانات میں شریک ہوئے ہیں۔ اُن سب کی نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے۔

خاکسار۔ میر عبد الحمید یاری پورہ حال قادیان۔

احمدیہ مسلم کیلنڈر

بابت سال ۱۳۵۸ ہش (۱۹۷۹ء)

نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے شائع ہونے والا :
احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت سال ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۹۷۹ء طبع ہو کر قادیان پہنچ چکا ہے ۔ اور جو افراد یہ کیلنڈر طلب فرما رہے ہیں اُن کو بذریعہ ڈاک بھجوایا جا رہا ہے احمدیہ مسلم کیلنڈر پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپایا گیا ہے ۔ جو نہایت عمدہ اور جاذب نظر ہے اور اس کا حجم ۲۷ × ۱۸½ انچ ہے ۔

● — جماعت احمدیہ کے اس دیدہ زیب کیلنڈر کی پیشانی پر کلمہ طیبہ " لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ " اس کی زینت کو دوبالا کر رہا ہے ۔

● — اس پُرکشش کیلنڈر میں اُوپر درمیان میں خانہ کعبہ کی بہترین تصویر ہے ۔ اور اس تصویر کے دائیں طرف جماعت احمدیہ سویڈن اور بائیں طرف جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے تعمیر کی جانے والی خوبصورت مساجد کی تصاویر بھی احباب ملاحظہ فرما سکتے ہیں ۔

● — کیلنڈر میں دی گئی مہینوں کی تاریخیں چار چارٹوں پر مشتمل ہیں ۔ اور ہر چارٹ میں تین تین ماہ کی تاریخیں انگریزی ہندسوں میں درج ہیں ۔ اور ہفتہ کے دنوں کے نام عربی ۔ فارسی ۔ اُردو اور انگریزی میں تحریر کئے گئے ہیں ۔

● — مذکورہ بالا چار چارٹوں کے علاوہ ایک پانچواں چارٹ بھی اُسی سائز میں ان چاروں چارٹوں کے نیچے لگایا گیا ہے ۔ جس میں ہجری شمسی مہینوں کی تفصیل اور اُن کی وجہ تسمیہ اُردو اور انگریزی میں درج کی گئی ہے ۔

● — جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے شائع کیا جانے والا یہ کیلنڈر جہاں دیگر بہت سی خوبیوں کا حامل ہے وہاں یہ کیلنڈر اسلام و احمدیت کی تبلیغ کا بھی بہترین ذریعہ ہے ۔ اس اہم غرض کے پیش نظر ایسے مفید کیلنڈر کا ہر احمدی گھرانے میں ہونا ضروری ہے ۔ اور دُکانوں اور خاص خاص پبلک مقامات پر آویزاں کیا جانا بھی بہت ضروری ہے ۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں کیلنڈر منگوائیں ۔ اور اپنے گھروں میں رکھنے کے علاوہ اپنے حلقہ احباب اور زیر تبلیغ دوستوں کو بطور تحفہ بھی دیں ۔ محض تبلیغی غرض کے پیش نظر اس کیلنڈر کی قیمت دُو روپئے پچاس پیسے (Rs. 2-50) مقرر کی گئی ہے ۔ محصولِ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا ۔ اور احباب اس بات کو بھی ملحوظ رکھیں کہ ایک سے زیادہ کیلنڈر منگوانے کی صورت میں ڈاک خرچ کم پڑتا ہے ۔ جلد اپنی اوّلین فرصت میں خط لکھ کر کیلنڈر منگوالیں ۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ آپ کے دیر کرنے کے نتیجہ میں کیلنڈر ختم ہو جائے ۔

اُمید ہے کہ احباب جماعت اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دے کر فائدہ اُٹھائیں گے ۔

—— (جاوید اقبال اختر) ——

دورہ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ بھاگلپور بطور انسپکٹر تحریک جدید

مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ بھاگلپور صوبہ بہار کی جماعتوں کا دورہ بابت وصولی چندہ تحریک جدید مورخہ ۸ فروری ۷۹ء سے جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز سے شروع کر رہے ہیں ۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار کے صدر صاحبان و سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں ۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست دُعا

(۱) مکرم محمد شمس الدین احمد صاحب گلبرگہ اعانت بدر میں پانچ روپے اور درویش فنڈ میں دس روپے ادا کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو دین و دُنیا میں ترقیات سے نوازے ۔ مشکلات کو دُور کرے اور بچّوں کو نیک ، اور خادمِ دین بنائے ۔ آمین ۔ (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

(۲) برادرم مکرم لطف اللہ صاحب سکندر آباد کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں ۔ جس کی وجہ سے وہ کافی پریشان ہیں ۔ اور دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی اہلیہ کو صحت دے اور کاروبار میں برکت عطا فرمائے ۔ آمین ۔ (خاکسار : حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد)

حمد اور شکر کا پروگرام — بقیہ اداریہ (۲)

" ہم جس قمری ہجری صدی میں سے گزر رہے ہیں یعنی چودھویں صدی وہ عنقریب ختم ہونے والی ہے ۔ یہ بڑی اہم صدی ہے ۔ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد عظیم انقلابی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں ۔ غلبۂ اسلام کے لئے مسیح موعود کی بعثت کی عظیم پیشگوئی بھی اسی صدی میں پوری ہوئی ہے ۔ میرے دل میں یہ تحریک ہوئی ہے کہ اس صدی کے آخری تین مہینے جماعت احمدیہ کے افراد خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر میں گزاریں جس کے بعد پندرھویں صدی کے آغاز پر انشاء اللہ تعالیٰ ہم ایک اور جشن منائیں گے ۔ ہمیں یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ ہم صدی کے ان آخری تین مہینوں کو ایسے رنگ میں گزاریں گے کہ ہماری زندگیاں زیادہ سے زیادہ اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق ہو جائیں ۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حمد و شکر کے جذبات کو قبولیت کا شرف عطا کرے اور ہماری کوئی کمزوری اس قبولیت میں روک نہ بن سکے ......

اللہ تعالیٰ ہمیں صدی کے ان آخری تین مہینوں میں صحیح معنوں میں اُس کی حمد و ثناء اور شکر کرنے کی توفیق دے ۔ اور پھر وہ اپنے فضل سے اسے قبول بھی فرمائے ۔ آمین "

(خطبہ ۱۱ جنوری ۱۹۷۹ء)

محمد انعام غوری

زکوٰۃ کی ادائیگی تزکیۂ نفس کرتی اور اموال کو بڑھاتی ہے !!

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIER'S
PHONES:- 52325/ 52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیڈر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار ۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے !
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS – 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء اور مالی قربانیاں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اس رُوح پرور پیغام میں احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمیں خدا نے غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے۔ تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اِس بارہ میں ہر ممکن کوشش کریں اور قربانی کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھیں۔ ضرورت کے لحاظ سے ہماری کوشش میں جو کمی رہ جائے گی وُہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود پُوری کر دے گا .... ہماری رُوحانی آنکھ حالات کے اُفق پر غلبۂ اسلام کے آثار دیکھ رہی ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں بہر حال قربانیاں دینی ہوں گی۔ اپنے اموال اور اوقات کو قربان کرنا ہوگا۔"

پس مبارک ہے وُہ احمدی بھائی جو پُورے اخلاص اور شرحِ صدر کے ساتھ اپنے ذمّہ لازمی چندہ جات سو فیصدی ادا کرنے کے علاوہ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری کردہ تحریکات میں حصہ لے کر غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے میں حصہ دار بنتا ہے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرکے اس کے افضال اور انعامات سے فیضیاب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

قابلِ تقلید نمونہ

اگر احباب اپنے بچّوں کی مندرجہ ذیل طریق پر تربیت کریں تو بچّے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعلیٰ رنگ میں رنگین ہوکر احمدیت کے لئے باعثِ افتخار بن سکتے ہیں۔

ایک دوست مکرم میاں فیروز الدین صاحب انور سیکرٹری مال ابن مکرم الحاج میاں شمس الدین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے اپنے عزیز بچّے جلال الدین شمس کی گولک جس میں اُنہوں نے اپنے اخراجات جو والدین کی طرف سے وقتاً فوقتاً دیئے جاتے تھے، سال بھر کے جمع شُدہ مختلف سکّہ جات مبلغ ۵۰-۶۴ روپے دفتر وقفِ جدید میں بھجوائے ہیں۔ جَزَاهُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وُہ اس بچّے کو اور اُن کے والدین کو زیادہ سے زیادہ اپنے فضلوں سے نوازے اور ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین ٭

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

اعلانِ نکاح

خاکسار نے مورخہ ۷۸/۱۱/۱۹ بروز اتوار مکرم ایم محمد صاحب ولد مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ صادقہ بیگم بنت مکرم اسماعیل محمد حکیم صاحب۔ بعوض مہر مبلغ دو ہزار روپے سوروب میں پڑھایا۔ احبابِ جماعت سے اِس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ اِس خوشی کے موقع پر دولہا کے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب نے شکرانہ فنڈ پانچ روپے۔ اعانتِ بدر پانچ روپے۔ درویش فنڈ پانچ روپے۔ شادی فنڈ پانچ روپے۔ اور دُلہن کے ماموں عبدالغفور صاحب نے شکرانہ فنڈ پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاھم اللّٰہُ احسن الجزاء۔

خاکسار: فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

دورانِ سال جلسے و یوم التبلیغ منانے کا پروگرام

برائے سال ۱۳۵۸ ہش (۱۹۷۹ء)

خُدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر سال نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام بھارت کی جماعت ہائے احمدیہ دورانِ سال جلسے و یوم التبلیغ منایا کرتی ہیں۔ امسال ۱۳۵۸ ہش (۱۹۷۹ء) کے جلسے و یوم التبلیغ منانے کے لئے پروگرام درج کیا جاتا ہے۔ عہدیدارانِ جماعت اور جملہ مبلّغین و معلّمین کرام سے درخواست ہے کہ اِس پروگرام کے مطابق اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں جلسے منعقد کرائیں اور یوم التبلیغ منائیں۔ اور رپورٹ باقاعدہ نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔

صدر صاحبان اور مبلّغین و معلّمین کرام اِس پروگرام کو نوٹ فرمالیں اور پُوری توجہ اور کوشش سے اس پر عمل کرائیں۔ جماعتیں اپنی سہولت کے لئے جلسوں کے انعقاد کی تاریخوں میں ردّ و بدل کرسکتی ہیں۔

(۱) یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰ر تبلیغ ۱۳۵۸ ہش (۱۰ر فروری ۱۹۷۹ء) بروز ہفتہ۔
(۲) یوم مصلح موعودؓ	۲۰ر تبلیغ ۱۳۵۸ ہش (۲۰ر فروری ۱۹۷۹ء) بروز منگل۔
(۳) یوم مسیح موعود علیہ السلام	۲۳ر امان ۱۳۵۸ ہش (۲۳ر مارچ ۱۹۷۹ء) بروز جمعہ
(۴) یوم خلافت	۲۷ر ہجرت ۱۳۵۸ ہش (۲۷ر مئی ۱۹۷۹ء) بروز اتوار
(۵) ہفتہ قرآن مجید	{ ۴ر تا ۱۰ر وفاء ۱۳۵۸ ہش / ۴ر جولائی تا ۱۰ر جولائی ۱۹۷۹ء } بروز بدھ تا منگل۔
(۶) یوم پیشوایانِ مذاہب	۲۳ر اخاء ۱۳۵۸ ہش (۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۹ء) بروز پیر
(۷) یوم التبلیغ	سال میں دو مرتبہ:- (ماہِ احسان و اخاء ۱۳۵۸ ہش بمطابق ماہ جون و اکتوبر ۱۹۷۹ء)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دینی نصاب!

برائے مبلّغین و معلّمین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

جملہ مبلّغین و معلّمین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے امتحان دینی نصاب سال ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۱۹۷۹ء کے لئے مندرجہ ذیل کتب بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ اُن کا امتحان مورخہ ۱۱ر امان ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۱۱ر مارچ ۱۹۷۹ء بروز اتوار ہوگا۔

(۱) آسمانی فیصلہ (۲) مسیح ہندوستان میں

(تصنیفات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواستِ دُعا

میری بھتیجی بے بی تبسم پیدائشی گونگی ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کروایا ہے۔ E.N.T. کے ماہر ڈاکٹروں کو بھی دکھلایا جاچکا ہے۔ سب نے مایوسی ظاہر کی ہے۔ احبابِ جماعت دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عزیزہ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: محمد رشید صدیقی کانپور